

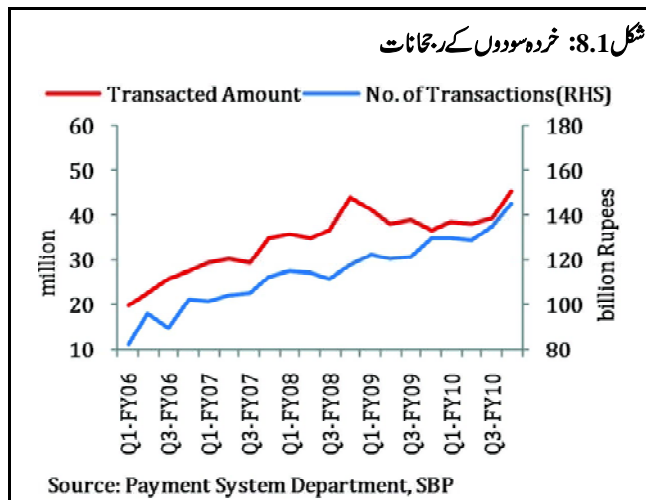
## 8 ادائیگی اور چکتنائی کا نظام

ادائیگی کے نظام سے مراد ان وثیقہ جات، طریقہ ہائے کار اور ضوابط کا مجموعہ ہے جو مالی ادارے اپنے لیے یا اپنے صارفین کی طرف سے آپس میں رقوم کی منتقلی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔<sup>1</sup> کسی معیشت میں مالی استحکام کے تحفظ اور اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے ایک بھرپور اور مؤثر نظام ادائیگی کا انفراسٹرکچر بہت ضروری ہے۔ لین دین کی تیز رفتار چکتنائی اور اعتماد بڑھانے سے مالی خطرات میں کمی آتی ہے اور زرعی پالیسی کی ترسیلی میکانیت میں تقویت سے اس کے موثر نفاذ میں بھی مدد ملتی ہے۔ مرکزی بینک ادائیگی کے نظام کی نگرانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اس لیے ان کے لیے بہت ضروری ہے کہ ادائیگی کے نظام کے قیام اور اسے موزوں طور پر چلانے کو یقینی بنائیں۔

پاکستان میں ادائیگی کے نظام میں بتدریج تبدیلی آئی ہے۔ یہ ادائیگی کے روایتی نقد اور کاغذ پر مبنی طریقوں سے ترقی پا کر بھرپور تکنیکی نظام بن گیا ہے (پاکس 8.1)۔ اگرچہ ابھی تک ادائیگی کے لیے زیادہ تر نقد کا استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً دیہی علاقوں میں، تاہم ادائیگی کے غیر نقدی طریقوں کا ارتقا ہوا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کے حجم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ 1990ء کی دہائی کے اواخر تک یہ وثیقہ جات زیادہ تر کاغذی ہوتے تھے اور بین الینک اور صارفین کی لین دین دونوں کے لیے اہم ترین وثیقہ ادائیگی ’چیک‘ تھے یا پھر پے آرڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ وغیرہ جیسے دیگر کاغذی وثیقہ جات استعمال ہوتے تھے۔ تاہم حالیہ برسوں میں آئی ٹی انفراسٹرکچر میں بیکاری شعبے کی جانب سے خاصی سرمایہ کاری کی گئی ہے جس سے ادائیگی اور چکتنائی کے کاغذی طریقوں پر انحصار بتدریج کم ہو گیا ہے۔ خصوصاً پچھلے عشرے کے دوران الیکٹرانک بینکاری (ای بیکاری) نے خردہ ادائیگی کے وثیقے کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کر لی ہے اور اسے مختلف قسموں کے سودوں کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے جیسے فنڈز کی منتقلی، مرچنٹ سائنس پر ادائیگیاں نیز یوٹیلیٹی بلز وغیرہ کی ادائیگیاں وغیرہ۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک کی جانب سے ریل ٹائم گراس سیٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس) سسٹم کے نفاذ سے بڑے حجم کے سودوں (رقوم کی بین الینک منتقلی نیز تسکات کی چکتنائی) کی خود کاری میں مدد ملی ہے، جس کا انحصار پہلے زیادہ تر روایتی بین الینک کثیر فریقی کلیئرنگ پر (آخریوم کی بنیاد پر) تھا اور سودوں کی مؤخر حتمی چکتنائی کے امکان کی وجہ سے اس میں چکتنائی کے خطرے کا عنصر بھی تھا۔

اسٹیٹ بینک نظام ادائیگی کی اولین ملکی اتھارٹی ہے اور پاکستان میں بڑے حجم کے نظام ادائیگی کی تشکیل، نگرانی اور ضابطہ کاری نیز ’’نفٹ‘‘ وغیرہ سے اتصال کا ذمہ دار ہے۔ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2008ء میں ’’بین الینک بروقت چکتنائی کا پاکستانی طریقہ‘‘ (PRISM) کے نام سے بڑے حجم کے سودوں کے لیے آر ٹی جی ایس کا آغاز کیا<sup>2</sup> اور وہ ملک میں خردہ ادائیگی کے نظام کی نگرانی و ضابطہ کاری میں فعال طور پر شریک ہے اور وقتاً فوقتاً رہنما خطوط جاری کرتا رہتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی یہ ذمہ داری اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور پے منٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر (پی ایس ای ایف ٹی) ایکٹ، 2007ء کے تحت ہے۔<sup>3</sup>

اس باب میں م س 10ء کے دوران ادائیگی کے سودوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سیکشن 8.1 میں خردہ ادائیگی کے نظام کی تفصیل دی گئی ہے جبکہ سیکشن 8.2 میں بڑے حجم کے نظام ادائیگی پر بحث کی گئی ہے اور پرزوم پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ سیکشن 8.3 باب کا اختتامیہ ہے۔



**8.1 خردہ نظام ادائیگی**

حالیہ برسوں میں پاکستان میں خردہ ادائیگی کے نظام میں نمایاں تبدیلی آئی ہے جس کا سبب برقی بینکاری کا بڑھتا ہوا کردار ہے، خاص طور پر کم قدر کے سودوں میں۔ اگرچہ مالی سال 10ء کے دوران زیر گردش کرنسی اور امانتوں کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور (خصوصاً افراد کے درمیان اور دیہی علاقوں میں) نقد ادائیگی کے طریقہ کار کو ترجیح دی جاتی ہے تاہم مالی سال 10ء میں خردہ سودوں (کاغذی اور الیکٹرانک) کی تعداد بڑھ کر 538.9 ملین ہو گئی جبکہ مالی سال 09ء میں 495.1 ملین تھی (شکل 8.1)۔ اسی طرح مالی سال 10ء میں سودوں کی قدر بڑھ کر 1611 کھرب

<sup>1</sup> بینک آف کینیڈا کی تعریف۔

<sup>2</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 10، مالی استحکام کا جائزہ 2008-09ء۔

<sup>3</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 12، مالی استحکام کا جائزہ 2007-08ء۔

روپے ہو گئی جبکہ مالی سال 09ء میں 1554 کھرب روپے تھی۔ یہ پیش رفت ادائیگی کے مؤثر نظام کی ترقی کے لیے حوصلہ افزا ہے کیونکہ نقد لین دین کے مقابلے میں غیر نقد رقوم (کاغذی اور الیکٹرانک) کے خوردہ سودے کم لاگت کے ہوتے ہیں اور جلدی ہو جاتے ہیں۔ نقد رقوم کے سودوں میں ہاتھ سے گننے، نوٹوں کی تصدیق اور انہیں رکھنے کا بندوبست کرنا ہوتا ہے اس لیے ان سودوں میں وقت اور لاگت بڑھ جاتی ہے۔ مزید یہ کہ امن وامان کی خراب صورتحال میں کرنسی نوٹوں کی چوری یا لٹنے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ تاہم ان خدشات کے باوجود لوگ نقد ادائیگی کو ترجیح دیتے ہیں جس کی کئی وجوہات ہیں: آگاہی کا فقدان، کم مالی نفوذ کے باعث ادائیگی کے دیگر ذرائع تک محدود رسائی، ٹیکس چوری کے مسائل، لین دین کی دستاویزیت سے گریز وغیرہ۔

#### بکس 8.1: پاکستان میں نظام ادائیگی کا مٹ و رک

پاکستان میں نظام ادائیگی کا لین دین زیادہ تر مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے: (1) براہ راست بین ال بینک منتقلیاں، (2) بین ال بینک چھتائی کے لیے چیک کلیرنگ، اور (3) تسکات کی چھتائی (حکومتی نیز کارپوریٹ)۔ یہ سودے تین مختلف قسم کے نظاموں کے ذریعے انجام پاتے ہیں جنہیں ملا کر ادائیگی کے نظام کا ڈھانچہ بنتا ہے۔ وہ نظام یہ ہیں: (1) پاکستان رینٹل ناٹم انٹرنیشنل سسٹم (پرنزم)، (2) نیشنل انسٹی ٹیوشنل سسٹم (نیشنل بینکا لوجیز) (نفٹ) اور (3) سینٹرل ڈپازٹری سسٹم (سی ڈی ایس)۔

براہ راست بین ال بینک منتقلی رقوم اور حکومتی تسکات کی چھتائی اسٹیٹ بینک میں بینکوں کے نقد و تسکات چھتائی کھاتوں کے ذریعے ہوتی ہے اور اسے مکمل طور پر پرنزم کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ان کا جائزہ سیکشن 8.2 میں لیا گیا ہے۔

بین ال بینک چھتائی کے لیے چیک کلیرنگ کا فریضہ ”نفٹ“ کو سونپا گیا ہے جو ایک نیم خود کار کلیرنگ ہاؤس ہے۔ یہ 1995ء میں چھ کمرشل بینکوں<sup>1</sup> اور ایک نجی فرم کے کنسورٹیم کے طور پر قائم ہوا اور اسی روز کی کلیرنگ (ایکپرسرس، 2 کھنڈ کی کلیرنگ سروس، بین الشہر کلیرنگ اور بین الاشارہ اور بین ال بینک چھتائی کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ اکتوبر 2010ء میں ”نفٹ“ 20 ڈیٹا مراکز کے ساتھ کام کر رہا ہے جو 20 بڑے شہروں اور 164 ملحقہ صنعتی و تجارتی ٹاؤنز میں 39 بینکوں کی 5,571 شاخوں (یعنی 90 فیصد سے زائد آن لائن شاخوں) کو سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ”نفٹ“ کو مرکزی اور مجموعی بنیادوں پر بینک ال بینک چھتائی میں چیک کلیرنگ کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے اور یہ ملک بھر میں اہم ادائیگیوں کی اسی روز چھتائی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

پاکستان میں کارپوریٹ تسکات کی چھتائی سینٹرل ڈپازٹری سسٹم (سی ڈی ایس) کے ذریعے ہوتی ہے جسے سینٹرل ڈپازٹری کمیٹی (سی ڈی سی) چلاتی ہے۔ یہ سسٹم اپنے ارکان اور ان کے صارفین کا بک انٹری کی شکل میں حساب رکھتا ہے۔ اس سے تسکات کی غیر مادیت (dematerialization) ممکن ہو جاتی ہے اور نقد کی شکل میں تسکات کی منتقلی کی ضرورت نہیں رہتی۔ سی ڈی ایس اسٹاک ایکسچینج میں ایکویٹی نیز بانڈز کے تقریباً تمام لین دین کو چھتائی کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ان سودوں کی کلیرنگ مکمل طور پر خود کار الیکٹرانک سسٹم یعنی نیشنل کلیرنگ اینڈ سسٹم (این سی ایس ایس) کے ذریعے ہوتی ہے جسے نیشنل کلیرنگ کمیٹی (این سی سی پی ایل) چلاتی ہے۔ یہ پاکستان میں کارپوریٹ تسکات کی واحد کلیرنگ کمیٹی ہے۔<sup>3</sup> این سی سی پی ایل حصص کی چھتائی کی ہدایات سی ڈی سی کو (ارکان کی خالص ذمہ داریوں کا حساب لگانے کے بعد) بھیجتی ہے اور نقد لین دین کے سلسلے میں چھتائی کی ہدایات چھتائی بینکوں کو بھیجتی ہے۔<sup>4</sup>

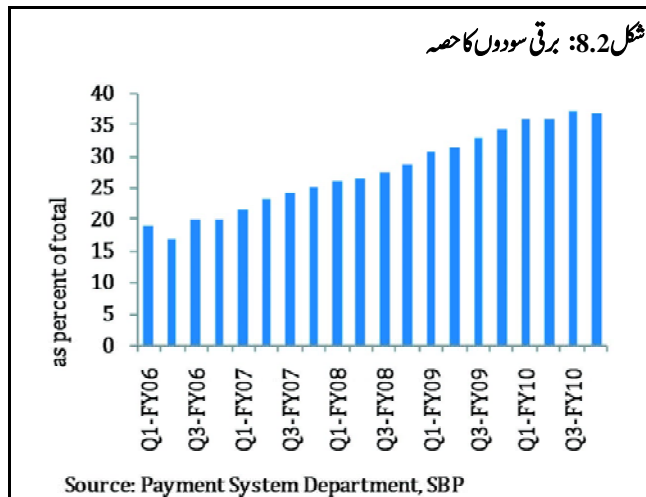
1 وہ بینک ہیں: حبیب بینک لمیٹڈ، ایم سی بی بینک لمیٹڈ، نیشنل بینک آف پاکستان، یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، ال اینڈ بینک لمیٹڈ اور فرسٹ بینک لمیٹڈ۔

2 ماخذ: نفٹ ویب سائٹ۔

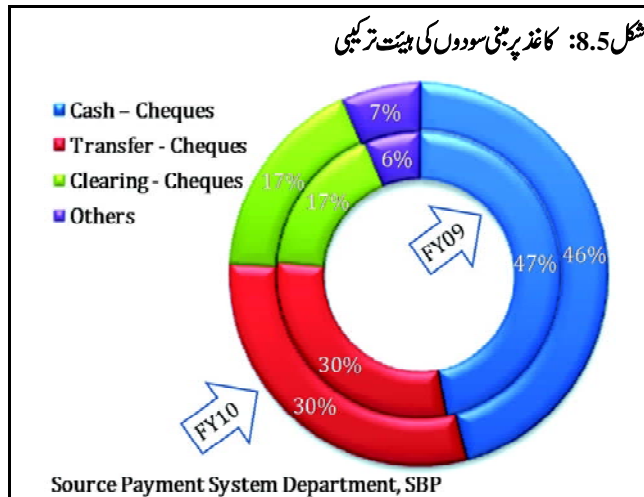
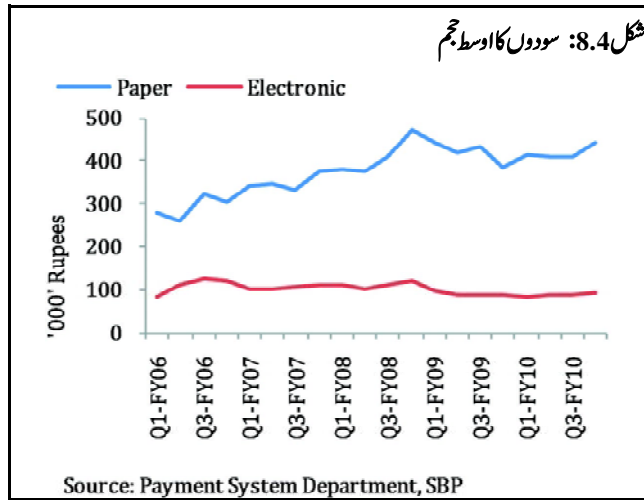
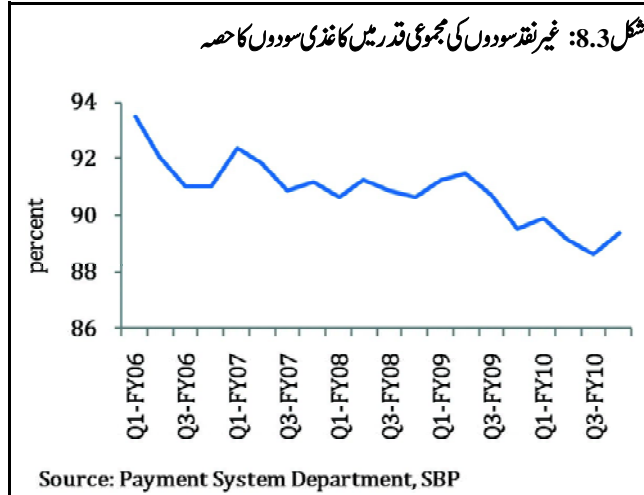
3 یہ 2001ء میں تین اسٹاک ایکسچینجز کے الگ الگ کلیرنگ ہاؤسز کی جگہ شروع ہوئی تاکہ کارپوریٹ تسکات کی کلیرنگ اور چھتائی کو یکجا کیا جاسکے۔

4 انہیں این سی ایس ایس چھتائی بینک کا نام دیتا ہے۔ فی الوقت کارپوریٹ تسکات کی کلیرنگ کے لیے 14 چھتائی بینک ہیں۔

مالی سال 10ء میں غیر نقد لین دین میں الیکٹرانک سودوں کی تعداد سال بسال 22.9 فیصد بڑھ کر 196.3 ملین ہو گئی جبکہ اسی عرصے کے دوران کاغذی سودے 2.2 فیصد کے معمولی اضافے سے بڑھ کر 342.6 ملین ہو گئے۔ شرح نمو میں پایا جانے والا یہ فرق مجموعی سودوں میں الیکٹرانک سودوں کے بڑھتے ہوئے حصے سے بالکل واضح ہوتا ہے (شکل 8.2) جس کا بنیادی سبب ای بیکاری کے انفراسٹرکچر میں بہتری، اسٹیٹ بینک کے موزوں پالیسی ماحول پیدا کرنے کے اقدامات اور بینکوں کی جانب سے نئی مصنوعات کا آغاز ہے۔



اس پیش رفت کے باوجود غیر نقد ادائیگی کے طریقہ کار میں کاغذی سودوں کا استعمال اب بھی بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی اہمیت میں بتدریج کمی واقع ہو رہی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران مجموعی سودوں میں کاغذی لین دین کا حصہ 63.6 فیصد تھا۔ یہ بات اہم ہے کہ غیر نقد سودوں کی کل رقم میں کاغذی سودوں کی قدر تقریباً 89.2 فیصد ہے (شکل 8.3)۔ سودوں کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں کاغذی لین دین کا مجموعی قدر میں حصہ نسبتاً زیادہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الیکٹرانک سودوں کے مقابلے میں کاغذی سودوں کی قدر زیادہ ہے۔ سودوں کا اوسط حجم بھی، جو الیکٹرانک سودوں کے اوسط حجم کا چار گنا زیادہ ہے، اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے (شکل 8.4)۔



ان رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادائیگی کا الیکٹرانک طریقہ بنیادی طور پر افراد استعمال کرتے ہیں جبکہ کاروبار میں ادائیگی کے لیے کاغذی سودوں کے طریقے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس سیکشن کے باقی حصے میں بینکاری شعبے کی طرف سے کاغذی اور ای بینکاری خدمات کے اجزائے ترکیبی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

### 8.1.1 کاغذی لین دین

نقد نکلوانے، رقم کی منتقلی اور کلیئرنگ کے لیے چیک سب سے زیادہ استعمال ہونے والا کاغذی وثیقہ ہے تاہم دیگر آلات میں پے آرڈرز، ڈیمانڈ ڈرافٹس، ٹیلی گرافک منتقلیاں شامل ہیں۔ کاغذی وثیقہ جات کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران مجموعی کاغذی سودوں میں 47 فیصد حصہ چیک کے ذریعے نکلوائی جانے والی رقوم کا تھا (شکل 8.5) اور مجموعی کاغذی سودوں میں چیک پر مبنی تمام سودوں (رقم نکلوانا، منتقلی اور کلیئرنگ) کا حصہ تقریباً 93.3 فیصد تھا۔ مالیت کے لحاظ سے ان سودوں کی قدر 1257 کھرب روپے (مالی سال 10ء کے لیے جی ڈی پی کا 8.7 گنا) ہے جو کاغذی سودوں کی کل قدر کا تقریباً 87.0 فیصد ہے۔ ان اعداد و شمار سے نظام ادائیگی میں کاغذی وثیقہ جات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

### 8.1.2 ای (برقی) بینکاری کی سرگرمیاں

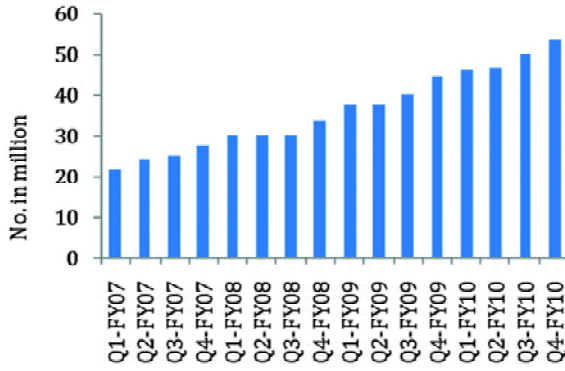
حالیہ برسوں میں ای بینکاری میں شاندار نمو ہوئی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران برقی بینکاری کے انفراسٹرکچر اور سرگرمیوں میں نمایاں بہتری کا حالیہ رجحانات کا ہی تسلسل ہے۔ مالی سال 10ء کی چوتھی سہ ماہی میں الیکٹرانک سودوں کی سہ ماہی تعداد 53.4 ملین تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 07ء کے اسی عرصے کے دوران ان کی تعداد 28 ملین تھی یعنی گزشتہ تین برسوں میں دوگنی ہو گئی (شکل 8.6)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر میں ای بینکاری کی خدمات کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ حوصلہ افزا پیش رفت ہے کیونکہ برقی بینکاری دور دراز علاقوں میں مالی خدمات پہنچانے کے لیے قابل عمل حل فراہم کرتی ہے۔

الیکٹرانک سودوں کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی الیکٹرانک سودوں میں اے ٹی ایم لین دین کا حصہ 50 فیصد سے زیادہ ہے اور وقت کے ساتھ ان سودوں کے حصے میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے (شکل 8.7)۔ یہ اضافہ حالیہ اے ٹی ایم کارڈ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اے ٹی ایم کے ذریعے فراہم کی جانے والی خدمات دونوں میں اضافے کی وجہ سے ہوا ہے۔ الیکٹرانک سودوں میں دوسرا بڑا عنصر بروقت آن لائن بینکاری کے سودے ہیں۔ مالی سال 10ء کے دوران الیکٹرانک سودوں میں ان کا حصہ 30.9 فیصد تھا۔ مجموعی الیکٹرانک سودوں میں مقررہ مقامات فروخت (POS) ٹرمینلز مشینوں سے فروخت کے سودوں کا حصہ تقریباً 8.0 فیصد ہے جبکہ انٹرنیٹ، موبائل بینکاری اور کال سینٹرز کا مجموعی الیکٹرانک سودوں میں حصہ صرف 2.2 فیصد ہے۔

## بروقت آن لائن بینکاری

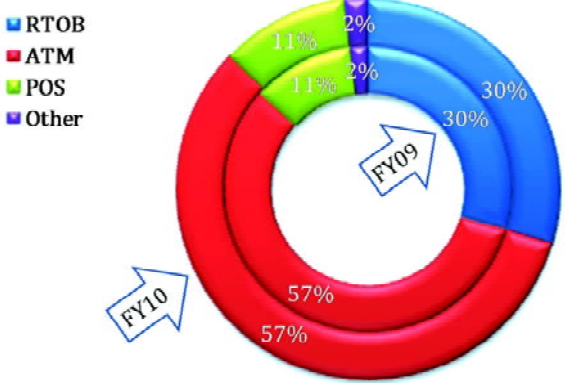
پاکستان میں بینک 1990ء کی دہائی کے اوائل سے بینکاری خدمات کی عملی کارکردگی کو بہتر بنانے اور صارفین کو بروقت آن لائن بینکاری خدمات فراہم کرنے کی مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ تاہم گذشتہ چند برسوں (2004ء سے) کے دوران ان سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے۔ اس عرصے کے دوران معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ بینکاری شعبے میں غیر معمولی نمو دیکھی گئی ہے۔ مالی سال 10ء کے اختتام پر آن لائن شاخوں کی تعداد، جو بروقت آن لائن بینکاری کے لیے لازمی ہیں، بڑھ کر 6,671 ہو گئی جبکہ س00ء کے اختتام پر 322 اور س04ء میں 1,738 تھی۔

## شکل 8.6: برقی سودوں کے سہ ماہی رجحانات



Source: Payment System Department, SBP

## شکل 8.7: برقی سودوں کی ہیئت ترکیبی



Source: Payment System Department, SBP

مالی سال 10ء کے آخر تک بینک کی مجموعی شاخوں میں آن لائن شاخوں کا حصہ 73.3 فیصد تھا۔ ان تمام شاخوں میں بروقت آن لائن بینکاری کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں جن میں نقد نکلوانا، رقم جمع کروانا اور فنڈ کی منتقلی شامل ہے۔ بروقت آن لائن بینکاری کے حالیہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران سودوں کی تعداد سال بسال 28.2 فیصد اضافے سے 60.3 ملین ہو گئی (جدول 8.1)۔ ان سودوں کی قدر 162 کھرب تھی جو گذشتہ سال کی قدر سے 19.7 فیصد زیادہ ہے۔ سودوں کی قدر کے مقابلے میں حجم میں اس اضافے کی بنا پر س00 میں سودوں کا اوسط حجم کم ہو کر 268,053 روپے ہو گیا جبکہ پچھلے سال یہ 286,343 روپے تھا۔ اس کمی کے باوجود بروقت آن لائن بینکاری کے اوسط سودوں کے نسبتاً بڑے حجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سہولت بنیادی طور پر کارپوریٹ شعبہ استعمال کرتا ہے۔

## اے ٹی ایم

اے ٹی ایم ملک بھر میں وسیع پیمانے پر چوبیس گھنٹے خردہ بینکاری کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ اہم سہولتوں میں نقد رقم نکلوانا، بلوں کی ادائیگی، فنڈز کی منتقلی، پولیٹی بلوں کی ادائیگی، رقم جمع کروانا، بیننس کی معلومات، چیک بک کی درخواست، کھاتے کا مختصر گوشوارہ وغیرہ شامل ہیں۔ جدول 8.2 سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران ملک میں استعمال ہونے والے اے ٹی ایمز کی تعداد 466 اضافے سے 4,465 ہو گئی جو مالی سال 09ء کے دوران 476 کے اضافے سے کچھ کم ہے۔

اس پیش رفت کے ساتھ اے ٹی ایم سودوں کی تعداد مالی سال 09ء میں 91.1 ملین سے بڑھ کر مالی سال 10ء میں 115.7 ملین

ہو گئی۔ مالی سال 10ء کے دوران اوسطاً ہر اے ٹی ایم سے روزانہ 74 سو دے ہوئے جبکہ مالی سال 09ء میں 71 ہوئے تھے۔ مالی سال 10ء میں ہر اے ٹی ایم سو دے

جدول 8.1: بروقت آن لائن بینکاری کے رجحانات				
س07ء	س08ء	س09ء	س10ء	
4,179	5,282	6,040	6,671	آن لائن شاخوں کی تعداد
30,733	36,855	47,279	60,615	سودوں کی تعداد '000' میں
10,091	13,317	13,538	16,202	سودوں کی رقم 'ارب روپے' میں
328.3	361.3	288.4	268.1	سودوں کا اوسط حجم '000' روپے میں
84.2	101.0	129.5	166.1	اوسط سودے فی دن '000' میں
ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، بینک دولت پاکستان				

جدول 8.2: اے ٹی ایم لین دین کے رجحانات				
س07ء	س08ء	س09ء	س10ء	
2618	3,523	3,999	4,465	اے ٹی ایم کی تعداد
51,511	67,912	91,125	115,676	سودوں کی تعداد '000' میں
316.2	4,53.0	668.5	905.0	سودوں کی رقم 'ارب روپے' میں
6139	6670	7328	7816	سودوں کا اوسط حجم '000' روپے میں
141.1	186.1	249.7	316.9	اوسط سودے فی دن '000' میں
ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، بینک دولت پاکستان				

کی اوسط مالیت بتدریج اضافے کے ساتھ 7,816 روپے ہو گئی جبکہ مالی سال 09ء میں 7,328 روپے تھی۔ اس اضافے کا سبب اے ٹی ایم کے استعمال کے ذریعے فنڈز کی منتقلی کی سہولتوں کی فراہمی اور بلند گرانے کے باعث زیادہ نقد رقم نکلوایا جانا ہے۔

اے ٹی ایم سودوں کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اے ٹی ایم کو بنیادی طور پر نقد رقم نکالنے اور کھاتے سے متعلق معلومات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ دیگر خدمات بشمول فنڈز کی منتقلی، رقم جمع کروانے اور یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی کا مجموعی سودوں کی تعداد میں حصہ صرف 3.0 فیصد ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران خاص طور پر اے ٹی ایم کے ذریعے فنڈز کی منتقلی کے سودے صرف 2.9 ملین ہوئے جن کی اوسط قدر 55,045 روپے ہے۔ تاہم مالی سال 10ء کے دوران ان سودوں کی سال بسال 39 ملین فیصد ہے جبکہ م س 09ء کے دوران ان میں 139 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا تھا جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس سہولت کے سلسلے میں اے ٹی ایم پر انحصار بڑھ گیا ہے۔

اے ٹی ایم کے ذریعے رقم جمع کروانے کی سہولت ابھی بھر پور انداز میں شروع نہیں ہوئی ہے کیونکہ یہ سہولت تمام اے ٹی ایمز پر دستیاب نہیں ہے۔ صرف کچھ بینک اے ٹی ایم کے ذریعے رقم جمع کروانے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ رقم جمع کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ نوٹوں کی گڈی یا لفافہ وصول کیا جاتا ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے رقم جمع کروانے کے 28,270 سودے ہوئے جن کی مالیت 273.4 ملین روپے تھی۔ اے ٹی ایم سودوں کے کل حجم کے لحاظ سے ان کا حصہ صرف 0.02 فیصد ہے۔ اے ٹی ایم کی اس سہولت میں رفتہ رفتہ ہی اضافے کی توقع ہے کیونکہ عام طور پر صارفین میں اس کے استعمال کے بارے میں آگہی کا فقدان ہے اور انہیں مشین کی غلطی کی وجہ سے اپنی رقم کھودینے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی کے لیے اے ٹی ایم کا استعمال بھی ایک نئی سہولت ہے تاہم اس کا استعمال گزشتہ سال خاصا بڑھ گیا۔ مالی سال 10ء کے دوران کل 140,097 بلز کی ادائیگی کے سودے ہوئے جبکہ م س 09ء کے دوران 44,087 سودے ہوئے تھے۔ ان سودوں کی مالیت 205.9 ملین روپے تھی اور ان کا اوسط حجم 1,470 روپے تھا۔ اے ٹی ایم کے ذریعے اس سہولت کے استعمال میں اضافے کا امکان ہے کیونکہ ایک ماہ میں ہر گھر کو کم از کم تین یوٹیلیٹی بل ادا کرنے پڑتے ہیں۔

#### مقررہ مقامات فروخت (POS) کی لین دین

جدول 8.3: پی او ایس لین دین کے رجحانات				
م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء	م س 07ء	
15,674	18,280	17,485	15,589	سودوں کی تعداد '000 میں
75.7	89.6	68.8	53.7	سودوں کی رقم 'ارب روپے میں
4828	4901	3937	3447	سودوں کا اوسط حجم '000 روپے میں
42.9	50.1	47.9	42.7	اوسط سودے فی دن '000 میں
ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، بینک دولت پاکستان				

برقی بینکاری ملک بھر میں مختلف جگہوں پر ادائیگیاں کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ آخر جون مالی سال 10ء تک ملک میں 52,049 پی او ایس مشینیں رزمینٹرو کام کر رہے ہیں۔ اسی عرصے کے دوران کریڈٹ کارڈ سے 1.7 ملین<sup>4</sup> اور ڈیبٹ کارڈ سے 8.1 ملین کے سودے کیے گئے۔ مالی سال 10ء کے دوران پی او ایس ٹرمینلز سے کیے جانے والے سودوں کی تعداد میں سال بسال

14.3 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور وہ بڑھ کر 15.6 ملین ہو گئے جبکہ ان کی مالیت 15.1 فیصد سال بسال کی سے 75.7 ارب روپے ہو گئی (جدول 8.3)۔

#### دیگر طریقوں کے الیکٹرانک سودے

مذکورہ بالا سہولتوں کے علاوہ بینکاری شعبہ فون بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری اور انٹرنیٹ بیوپار بینکاری کی سہولتیں بھی فراہم کرتا ہے۔ ان تمام سہولتوں کا استعمال ابھی تک محدود ہے اور مجموعی الیکٹرانک سودوں میں ان کا حصہ صرف 2.2 فیصد ہے۔ لین دین کے ان طریقوں میں ہونے والی پیش رفت کے چند پہلو یہ ہیں:

- انٹرنیٹ بینکاری ادائیگیوں اور الیکٹرانک فنڈز کی منتقلی کی سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ یہ سہولت فی الحال ایک ہی بینک میں ایک کھاتے سے دوسرے کھاتے میں رقم کی منتقلی تک محدود ہے۔ مالی سال 10ء کی آخری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مدت میں 35.1 ارب روپے کے 9 لاکھ سودے ہوئے۔
- چند بینک کال سینٹر انٹر ایکٹو وائس ریسپانس (IVR) کے ذریعے بھی مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ مالی سال 10ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بینکوں میں 2 لاکھ 30 ہزار سودے ہوئے جن کی مالیت 1.7 ارب روپے تھی۔

<sup>4</sup> اس میں شریعت سے ہم آہنگ 1239 کریڈٹ کارڈز بھی شامل ہیں۔



● پاکستان میں کچھ بینک موبائل بینکاری کی محدود سہولت فراہم کرتے ہیں جس میں موبائل فون کے ذریعے ادائیگی، کھاتے سے کھاتے میں رقم کی منتقلی اور یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی شامل ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران بینکوں میں 371,050 سووے ہوئے جن کی مالیت 1.8 ارب روپے ہے۔

● انٹرنیٹ بیوپار بینکاری سہولت کے تحت بینک صارفین کو انٹرنیٹ بیوپار کھاتہ کھولنے کی سہولت بھی فراہم کرتے ہیں۔ مالی سال 10ء کے اختتام پر شعبہ خدمات اور این جی اوز کے زیر استعمال کل 20 بیوپار کھاتے تھے۔ مالی سال 10ء میں بینکاری شعبے میں اس ذریعے سے 39,660 سووے ہوئے جن کی مالیت 354.9 ملین روپے ہے۔

#### برقی بینکاری کے ذریعے سرحد پار لین دین

ای بینکاری سے اے ٹی ایم، پی او ایس ٹرمینلز اور انٹرنیٹ بینکاری کے ذریعے سرحد پار سودوں کی سہولت فراہم ہوتی ہے۔ ان میں پی او ایس سودوں کا حصہ زیادہ ہے۔ خاص طور پر مالی سال 10ء میں اندرونی ترسیلات (رقوم کی آمد) میں پی او ایس سودوں کی روپے میں مالیت 52.1 فیصد اور بیرون ملک ترسیلات (رقوم کا اخراج) میں 75.9 فیصد تھی۔ مطلق لحاظ سے ای بینکاری کے ذریعے سرحد پار لین دین میں مالی سال 10ء کے دوران آنے والی رقم 29.0 ارب روپے تھی جبکہ باہر بھی جانے والی رقم 16.6 ارب روپے تھی۔

انٹرنیٹ سودوں میں بیرونی مقامی انٹرنیٹ بیوپاریوں کی طرف سے اشیاء و خدمات کی خریداری بھی شامل ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران ان سودوں سے آنے والی رقم صرف 0.3 ارب روپے تھی جبکہ باہر بھی جانے والی رقم 1.7 ارب روپے تھی۔ مالی سال 10ء میں انٹرنیٹ کے ذریعے کیے جانے والے لین دین میں آنے والی رقم 13.6 ارب روپے جبکہ باہر بھی جانے والی رقم 2.2 ارب روپے تھی۔

اگرچہ الیکٹرانک لین دین کی مجموعی قدر میں سرحد پار سودوں کا حصہ معمولی ہے تاہم ان میں اضافے کا امکان ہے کیونکہ عالمی معیشت کی بحالی حوصلہ افزا ہے جس کے نتیجے میں تجارتی سرگرمیاں بڑھنے کی توقع ہے۔

ای بینکاری کی سرگرمیوں میں اضافے سے بینکاری نظام کی عملی کارکردگی میں بہتری آئی ہے اور بینکاری خدمات دور دراز علاقوں تک پہنچی ہیں تاہم اس سے بینکاری شعبے کے خاکہ خطر میں ایک اور پہلو کا اضافہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً برقی بینکاری خدمات کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے تیسرے فریق کی جانب سے فراہم کردہ معلومات پر بینکوں کا انحصار بڑھ گیا ہے جو اطلاعاتی سیکورٹی خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ مختلف نوعیت کے سودوں میں اطلاعاتی سیکورٹی خطرے کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ معلوماتی سودوں (جیسے بیلنس کی معلومات، مختصر اسٹیٹمنٹ، چیک بک کی درخواست وغیرہ) میں خطرے کا امکان کم ہوتا ہے تاہم لین دین کی خدمات میں خطرہ نسبتاً زیادہ ہو سکتا ہے۔ اطلاعاتی سیکورٹی خطرہ خدمات کے حصول کے ذرائع کے لحاظ سے بھی تبدیل ہوتا ہے کیونکہ مختلف اقسام کے کارڈز کے ذریعے کیے گئے سودوں کی نسبت انٹرنیٹ بینکاری میں خطرے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ بینکاری میں نیٹ ورک تک رسائی عام ہوتی ہے اس لیے بینک وائرس، ہیکروں، اندرونی حملوں، ڈیٹا کی چوری، ڈیٹا کی تباہی جیسے خطرات کی زد میں آتے ہیں۔ ٹیکنالوجی میں تیزی سے تبدیلیاں آنے سے بھی اس طرح کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

نئے خطرات میں اضافے کے علاوہ برقی بینکاری سرگرمیوں میں اضافے سے بینکوں کو درپیش روایتی خطرے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ برقی بینکاری کے استعمال سے بینکوں کی خطرہ سیالیٹ پر اثر پڑتا ہے کیونکہ بینکوں کے اثاثہ جات اور امانتوں میں تغیر پذیری میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح برقی بینکاری کی سرگرمیاں ناقص طریقے سے انجام دینے سے ساکھ کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ ان تمام مسائل کے پیش نظر اسٹیٹ بینک اور بینکوں نے برقی بینکاری کی خدمات سے متعلق خطرات کو کم کرنے کے لیے کوششیں کی ہیں۔ مزید برآں حکومت نے ای بینکاری خدمات کو قانونی بنیاد فراہم کرنے کے لیے جیمسٹ سسٹم اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ 2007ء جاری کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے پاکستان میں اسٹیٹ بینک نے اے ٹی ایم اور کرڈٹ کارڈ کاروبار کے لیے عملی رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ یہ رہنما خطوط کم سے کم عملی معیارات اور برقی بینکاری خدمات سے متعلق خطرات کا انتظام کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

#### 8.2 پاکستان میں بڑی مالیت کی ادائیگی کا نظام: پرزم کے طریقے اور کارروائیاں

بلند قدر کی ادائیگی کا نظام عموماً زیادہ مالیت کے اور اہم سودوں کے لیے ہوتا ہے اور زیادہ تر رقم کی بین الینک منتقلی، بینکوں کی اہم کارپوریٹ کلائنٹس کے تھرڈ پارٹی نمائندہ کی حیثیت سے ادائیگیاں نیز تمسکاتی چکٹائیاں اس کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ بڑی مالیت کے نظام ادائیگی کے ذریعے سودوں کی چکٹائی کی اہمیت اس بات

سے سمجھی جاسکتی ہے کہ اس زمرے میں م س 10ء کے دوران ہر سودے کی اوسط مالیت 248.1 ملین روپے تھی جبکہ خردہ لین دین کی اوسط مالیت 299,000 روپے تھی۔

عمومی طور پر بڑی مالیت کا نظام ادائیگی بروقت مجموعی چھتائی (آر ٹی جی ایس) یا مؤخر خالص چھتائی (ڈی این ایس) کی بنیاد پر کام کر سکتا ہے۔ آر ٹی جی ایس مجموعی چھتائی کا نظام ہے جس میں رقم کی منتقلی کی ہدایات کی پروسیجر اور حتمی چھتائی دونوں بیک وقت (یعنی عین موقع پر) ہوتی ہیں۔ یہ میکیزم ڈی این ایس کے برعکس ہے جس میں چھتائی خالص اور آخری رقم کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ آر ٹی جی ایس کو مختلف معیشتیں اپنا رہی ہیں کیونکہ ان سے مالی شعبے کے ادائیگی کے عمل میں چھتائی کے اور نظمی خطرات کم ہو جاتے ہیں (بکس 8.2)۔ تاہم آر ٹی جی ایس کو اختیار کرنے کا نقصان بھی ہے کیونکہ اس سے سیالیت پر انحصار بڑھ جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مجموعی بنیاد پر ادائیگیوں کی چھتائی کا مطلب یہ ہے کہ بینکوں کو اپنے چھتائی کے کھاتوں میں خاصی رقم رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ نیز بروقت چھتائی کی بنا پر بینکوں کو دن کے دوران کسی بھی وقت رقم کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سیالیت کی قلت سے نمٹنے کے لیے نظام ادائیگی کی اتھارٹی کو اضافی انتظامات کرنے پڑتے ہیں اور اس قلت کا سبب منڈی میں سیالیت کی اصل صورتحال نہیں بلکہ نئے اختیار کردہ نظام میں موجود ایک بیرونی عامل ہوتا ہے۔ نہ صرف اس قسم کے انتظامات سے آر ٹی جی ایس کی کارکردگی کی اثر انگیزی بہتر ہوتی ہے بلکہ اس سے بینکاری نظام میں اعتماد آتا ہے اور مالی شعبے کے استحکام کو فروغ ملتا ہے۔ پاکستان میں اسٹیٹ بینک نے اس نظام کے استعمال کو ہموار بنانے کے لیے تفصیلی پرمز آپریٹنگ رولز<sup>5</sup> جاری کیے ہیں۔

#### بکس 8.2: آر ٹی جی ایس منتقلی

پہلے بین الینک سودے ڈیفیڈنٹ سٹیلٹ سسٹم (ڈی این ایس) کے ذریعے چھتائے جاتے تھے۔ یہ نظام عوامان کے آخر میں چھتائی کی بنیاد پر کام کرتے تھے جس میں مالی اداروں کی ادائیگی کی ذمہ داریاں باہم جمع تفریق کر کے نکال لی جاتی تھیں اور بینکس کا دوطرفہ یا کثیر طرفہ بنیادوں پر تبادلہ کر لیا جاتا تھا۔ ڈی این ایس میں یہ فائدہ تھا کہ دستیاب سیالیت پر انحصار کم تھا اور اندازاً اس کے لیے ایک ڈالر سے 100 ڈالر تک کی مجموعی ادائیگیوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس سے بینکوں کے چھتائی سلسلے کا استعمال کفایت سے ہوتا تھا لیکن اس شکل کی چھتائی میں موجود خطرات اور منسلک خطرہ قرض کی وجہ سے یہ نظام بہت مستحضر تھا۔ مالی اختراعات اور معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے سودوں کی تعداد اور مالیت بڑھی تو منسلک خطرات میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں بروقت مجموعی چھتائی کا نظام یعنی آر ٹی جی ایس آیا جس میں سودے جوں جوں سامنے آتے ہیں تو ان کی چھتائی ہوتی رہتی ہے۔ اس سے چھتائی کے خطرے کا عنصر کم ہو جاتا ہے۔ آر ٹی جی ایس کے ذریعے انجام پانے والے سودے حتمی اور ناقابل تبدل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی مالی ادارہ دن کے دوران اپنی ذمہ داریوں سے بھر جائے تو ان لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا جنہیں اس بینک سے ادائیگیاں موصول ہوتی ہوں۔ پس چھتائی کے سلسلے کی منتقلی کے حتمی ہونے کی بنا پر نظمی خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔

اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی سے آر ٹی جی ایس کو منتقلی آسان ہو گئی ہے۔ ابتدا میں آر ٹی جی ایس کے نفاذ کا عمل بہت سست تھا۔ آر ٹی جی ایس استعمال کرنے والے مرکزی بینکوں کی تعداد 1985ء میں 3 سے بڑھ کر 1995ء میں 15 ہو گئی۔ اس عمل کی بنیاد ڈالنے والے مرکزی بینکوں میں فیڈرل ریزرو بینک، ڈینش بینک، ڈیوچ بینک اور کس بینک (سوئیڈن) شامل ہیں۔ 1990ء کی دہائی میں زیادہ تر صنعتی ممالک نے اس نظام کو اپنالیا۔ تب سے آر ٹی جی ایس دنیا بھر میں مرکزی بینکوں کے لیے ادائیگیوں کی چھتائی کا ترجیحی نظام بن چکا ہے۔ ادائیگی کے طور طریقوں کے بارے میں 2008ء میں کیے گئے عالمی بینک کے ایک سروے کے مطابق 142 مرکزی بینکوں میں سے 112 نے مارچ 2008ء تک آر ٹی جی ایس کو بڑی مالیت کے چھتائی کے نظام کے طور پر اختیار کر لیا تھا۔

ماخذ: نیچ اور ہونج، 2007ء اور عالمی بینک، 2008ء

پرمز بینک دولت پاکستان کی ملکیت ہے اور وہی اسے چلاتا ہے۔ اس کے عملی اور قواعدی پہلو اسٹیٹ بینک کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ اس کا نفاذ مرحلہ وار کیا جا رہا ہے تاکہ نئے نظام کے شرکاء آسانی سے استعمال کر سکیں اور اسٹیٹ بینک کو موقع ملے کہ وہ (1) ممکنہ مسائل کی صورت میں معاملے کا لغو جائزہ لے سکے، اور (2) اگر کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو استعمال کنندگان کو ضروری مدد فراہم کر سکے۔ ابتدائی مرحلے میں قوم کی بین الینک منتقلی کی سہولت یکم جولائی 2008ء کو شروع کی گئی تھی جبکہ حکومتی تمسکات کے لیے آن لائن چھتائی کی سہولت کا اضافہ اگست 2008ء میں کیا گیا۔ جب نظام مستحکم ہوا تو اسٹیٹ بینک نے اضافی سہولتیں متعارف کرائیں جیسے سیالیت امور کی سہولت (آئی ایل ایف)<sup>6</sup>، اسٹیٹ بینک کے اندرونی سودے<sup>7</sup> برآمدی نوامالکاری کی چھتائی، نیلامی / بازار زر کے سودوں کی چھتائی، زرمبادلہ کے سودے وغیرہ، ”نفٹ“ سے موصولہ پتھر کی کلیئرنگ اور اسٹاک ایکسچینج کے ارکان کی ان کے چھتائی بینکوں کے ذریعے رسائی۔ عمومی طور پر یہ نظام وقت گزرنے کے ساتھ ترقی پا رہا ہے اور بتدریج اصل آر ٹی جی ایس اپیلی کیشن میں موجود تمام سہولتوں کا استعمال کر رہا ہے (بکس 8.3)۔

اس سیکشن میں م س 10ء کے دوران بڑی مالیت کے سودوں کی چھتائی میں پرمز کی عملی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بینکوں کی سیالیت کی ضروریات پر پرمز کے نفاذ کے اثر کا جائزہ لینے کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے متعلقہ پالیسی اقدامات پر نظر ڈالی گئی ہے۔

#### 8.2.1 پرمز کی اہم کارروائیاں

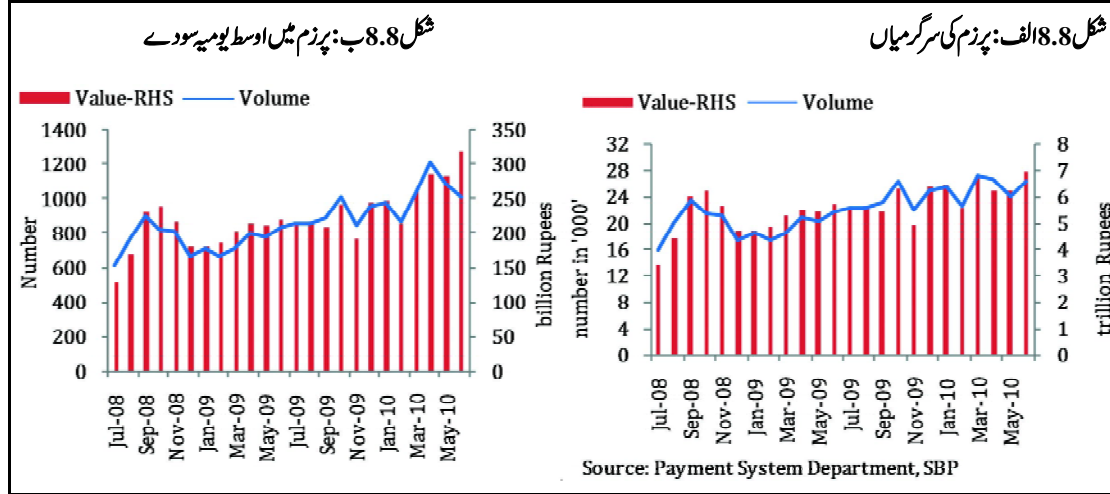
جولائی 2008ء میں آغاز کے بعد پرمز کا بھرپور استعمال ہوا ہے اور م س 10ء کے آخر تک اس کے ذریعے 1350 کھرب روپے کے 530,056 سودے ہوئے ہیں (شکل 8.8 الف)۔ م س 10ء میں اس نظام نے 293,644 سودے چھتائے جبکہ م س 09ء میں 236,412 سودے نمٹائے گئے تھے۔ اس طرح 24.2 فیصد کا اضافہ

<sup>5</sup> آر ٹی جی ایس سرگرمی رٹس/54/82 (7) مورخہ 9 مارچ 2009ء۔

<sup>6</sup> ملاحظہ کیجیے سیکشن 10.2، باب 10، ادائیگی اور چھتائی کا نظام، مالی استحکام کا جائزہ 2008-09ء۔

<sup>7</sup> اب یہ سودے مکمل طور پر آر ٹی جی ایس کے ذریعے انجام دیے جا رہے ہیں۔

ہوا۔ پرمز کے ذریعے چھتائی گئی کل رقم بھی 17.1 فیصد بڑھ کر 728 کھرب روپے تک پہنچ گئی جبکہ پچھلے سال یہ رقم 622 کھرب روپے تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ پہلے دو برسوں کے دوران سودوں کا حجم نیز مالیت یہ ظاہر کرتا ہے کہ معیشت میں بڑی مالیت کے نظام ادائیگی کا دائرہ اور اہمیت بہت وسیع ہے۔ م س 10ء کے دوران پرمز کے ذریعے چھتائی گئی رقم جی ڈی پی کا 5.7 فیصد تھی۔ سودوں کا اوسط یومیہ حجم لگ بھگ 965 تھا اور روزانہ اوسطاً 239 ارب روپے کی رقم چھتائی گئی (شکل 8.8 ب)۔



پرمز سے بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے علاوہ حکومتی تمسکات کی چھتائی بھی ہو سکتی ہے۔ پرمز کا 'ادائیگی جز' قوم کی بین الینک منتقلی، بازار تمسکات کی نقد لین دین اور چیک کلیئرنگ کی خالص چھتائی منشا ہے۔ پرمز کا دوسرا جز تمسکات کی چھتائی سے متعلق ہے اور اولین و ثانوی بازار میں ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کی خرید و فروخت منشا ہے۔ آخر جون م س 10ء سے این سی پی ایل کو اپنے جمنی بیلنس کی چھتائی کے لیے اس نظام کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے اور وہ پرمز کے نقدی ماڈیول کی مدد سے کراچی اسٹاک ایکسچینج کے مختلف ارکان کے کھاتوں کے درمیان رقم منتقل کرتا ہے۔ اس طرح عمومی طور پر اس نظام کی کارروائیوں کو چار شعبوں میں بانٹا جاسکتا ہے:

#### بکس 8.3: پرمز کے عملی پہلو

جولائی 2008ء میں اپنے آغاز کے بعد سے پرمز ملک میں بڑی مالیت کے نظام ادائیگی کے ڈھانچے کا بنیادی جز بن گیا۔ تاہم موجودہ شکل میں پرمز محض بڑی مالیت کی ادائیگی کا نظام نہیں بلکہ اس نظام کے ذریعے چھتائے جانے والے سودوں کی مالیت کی کوئی کم سے کم حد نہیں۔ پرمز کے بعض خواص یہ ہیں:

#### ☆ شرکا کی اقسام

پرمز تک رسائی رکھنے والے تمام مالی ادارے لازمی طور پر براہ راست شرکا ہیں جبکہ اسٹیٹ بینک میں چھتائی کھاتے نہ رکھنے والے ادارے کسی براہ راست شریک کے ذیلی شرکا بن کر (نہیں براہ راست شرکا کو اپنے چھتائی ایجنٹ مقرر کرنا ہوتا ہے) یہ سہولت استعمال کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ جن شرکا کے اسٹیٹ بینک میں چھتائی کھاتے ہیں لیکن پرمز تک رسائی نہیں وہ بالواسطہ شرکا بن سکتے ہیں جس میں سودے سروں بیورو (شرکا کی طرف سے سودے انجام دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی عمارت میں قائم سہولت) کے ذریعے انجام دیے اور چھتائے جاتے ہیں۔ فی الوقت پرمز کے 42 براہ راست شرکا ہیں جن میں تمام کمرشل بینک، چارتر قیاتی مالی ادارے<sup>1</sup> اور ایک خرد مالکاری بینک<sup>2</sup> شامل ہیں۔

#### ☆ آر ٹی بی ایس کے اطلاق

شرکا دو ایپلی کیشنز استعمال کر کے لین دین کر سکتے ہیں جو یہ ہیں: (i) آر ٹی بی ایس راکس نقد لین دین کے لیے (جیسے کیش ماڈیول بھی کہتے ہیں) اور (ii) ڈیپورا راکس تمسکات کی لین دین کے لیے (جسے جی ڈی ہولڈنگز ماڈیول بھی کہتے ہیں)۔

#### ☆ لین دین کی نوعیت

اگرچہ یہ نظام بڑی مالیت کی منتقلی کے لیے تشکیل دیا گیا ہے تاہم فی الحال ادائیگیوں کے لیے کوئی کم سے کم سطح مقرر نہیں کی گئی۔ تاہم آئندہ جب شرکا کو اپنے صارفین کی طرف سے لین دین انجام دینے کی اجازت دی جائے گی تو لین دین کے حجم پر کم سے کم کی حد عائد کی جاسکتی ہے۔

#### ☆ ترجیح کا تعین

شرکا اپنے لین دین کی اہمیت کے مطابق سودے کی مختلف ترجیحی سطحیں مقرر کر سکتے ہیں۔ کلیئرنگ مقاصد کے لیے یا ڈی وی لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کے حق میں کی جانے والی ادائیگیوں کو سٹ 1 سے 9 تک ترجیحات دی جاتی ہیں جبکہ شرکا کے لین دین کو 10 سے 99 تک کی ترجیحات کی سطحیں دی جاسکتی ہیں اور موخر الذکر کی ترجیحات وہ شریک از سر نو بھی متعین کر سکتا ہے جس نے سودے کا آغاز کیا ہو۔ اسٹیٹ بینک کے لین دین کو نظام میں مناسب وزن دیا جاتا ہے اور شرکا اسٹیٹ بینک کے ساتھ لین دین کی ترجیح کی سطح تبدیل نہیں کر سکتے۔

1 پاک کویت، انوشنٹ کینی، پاک عمان، انوشنٹ کینی، پاک لیبیا، انوشنٹ کینی اور سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ ایکریچرل انوشنٹ کینی۔

2 تعمیر مالیکروٹانس بینک۔



☆ قطاری بندوبست

نا کافی رقم کی صورت میں سسٹم میں سو دے اس وقت تک قطار میں لگے رہتے ہیں جب تک کسی اور ذریعے سے ضروری رقم دستیاب نہ ہو جائے۔ ان سودوں کو قطار سے رقم کی دستیابی پر ”فیو“ کی بنیاد پر متعینہ ترجیحات کے مطابق فارغ کیا جاتا ہے۔ رقم کی دستیابی اور لین دین کی اہمیت کے لحاظ سے شرکا اپنے سودوں کی انجام دہی کی ترجیحات از سر نو متعین کر سکتے ہیں اور رقم کی منتقلی کی قطار میں تبدیلیاں لاسکتے ہیں۔

☆ مسدودیت کا تصفیہ<sup>3</sup>

چونکہ حقیقی وقت میں اور مجموعی بنیاد پر سو دے ہم آہنگ نہیں ہوتے اس لیے چونکہ ایک بینک کی ادائیگیاں دوسرے کی وصولیاں ہوتی ہیں لہذا ادا کنندہ کے کھاتے میں کسی وقت نا کافی رقم کی صورت میں اگر قطار کٹھی ہوتی جائے تو سسٹم میں مسدودیت پیدا ہو سکتی ہے۔ ان مسدودیتوں کو تصفیہ مسدودیت کے داخلی مکینزم سے دور کیا جاسکتا ہے۔ یہ مکینزم قطار میں گئے ہوئے سودوں کی ترجیحات از سر نو متعین کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ اس طرح کام کرتا ہے کہ ذرا اتوا ادائیگیوں کو ایک سینٹرل پروسیسر میں ڈال دیتا ہے اور ان ادائیگیوں کو تلاش کرتا ہے جو بیک وقت چکائی جاسکتی ہیں (بنیادی طور پر اس کے پیچھے تصور یہ ہے کہ باہمی ذمہ داریوں کو جمع تفریق کر لیا جائے) اور جو وہی وہ ظاہر ہوتی ہیں انہیں چکنا دیا جاتا ہے۔ مسدودیت کے تصفیہ کا مکینزم مختلف پیمانے مقرر کر کے (دقی طور پر یا خود کار طریقے سے) فعال بنایا جاسکتا ہے جیسے قطار میں گئی ہوئی ادائیگیوں کی مالیت، حجم وغیرہ۔ پرزم کے لیے مسدودیت کے تصفیہ کا مکینزم دینی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جس میں اسٹیٹ بینک کو ضرورت محسوس کرنے پر اس مکینزم کو استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

☆ پرزم میں سودوں کے دونوں پہلو (جو بیک وقت انجام پاتے ہیں) مکمل ہونے کے بعد اور ادا کنندہ اور وصول کنندہ کو ڈیٹ اور کریڈٹ کی تصدیق موصول ہونے کے بعد سو دے حتمی اور ناقابل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پرزم میں ہونے والی ادائیگیوں کو بے منٹ سسٹم اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ 2007ء کے تحت تحفظ حاصل ہے۔<sup>4</sup> چنانچہ شریک مالی ادارے خود اس بات کو یقینی بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں کہ سسٹم کے تحت ہونے والے تمام سو دے جائز ہوں اور کسی بھی صورت میں اسٹیٹ بینک شرکا کی طرف سے کسی سو دے میں تبدیلی نہیں کرے گا۔

☆ پیغام کے بہاؤ کی ترتیب

پرزم پیغام کے بہاؤ کا ”V“ ڈیزائن استعمال کرتا ہے جس میں مرکزی بینک ادا کنندہ بینک سے تمام تفصیلات موصول کرنے کے بعد سو دے کو چکنا کرتا ہے۔ موصول کنندہ بینک کو بھی تصدیق موصول ہوتی ہے جب ادائیگی چکائی جاسکتی ہو (شکل 1)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ادائیگی وصول کرنے والا بینک اسی وقت رقم استعمال کر سکتے گا جب سودا چکنا یا چکا ہو۔ اس طرح قابل وصولی رقم کے پیشگی استعمال سے متعلق خطرہ سیالیت کم ہو جاتا ہے۔

☆ تکنیکی وئی

اسٹیٹ بینک شرکا کو باہم اور اسٹیٹ بینک سے منسلک کرنے کے لیے تار والی اور لاسکی دونوں قسم کی سہولتیں استعمال کر رہا ہے۔

☆ رازداری

معلومات کی رازداری نہ تو رعیت کا تقاضا ہے کہ سسٹم میں نہ صرف خفیہ الفاظ کی جدید سہولتیں استعمال کی جائیں بلکہ پیغام کی توثیق کا طریقہ کار بھی ہو۔

☆ سروں بیورو

اسٹیٹ بینک نے ایک سروں بیورو قائم کیا ہے جسے پرزم کے شرکا نیٹ ورک یا آر ٹی جی ایس ایپلی کیشن استعمال کرنے میں کسی مشکل کی صورت میں استعمال کر سکتے ہیں۔ فی الوقت یہ سہولت مین آر ٹی جی ایس ایپ کی عملی گمرانی میں چل رہی ہے لیکن مستقبل میں اسے آر ٹی جی ایس دفتر سے الگ کر دیا جائے گا۔

<sup>3</sup> ”ایسی صورتحال جس میں (ضروری رقم یا تسکات دستیاب نہ ہونے کی بنا پر) منتقلی کی بعض ہدایات کی ناکامی سے دیگر شرکا کی کچھ اور ہدایات کی انجام دہی میں رکاوٹ ہو۔“ بی آئی ایس بی ایس ایس، 2003ء۔

<sup>4</sup> [http://www.sbp.org.pk/psd/2007/EFT\\_Act\\_2007.pdf](http://www.sbp.org.pk/psd/2007/EFT_Act_2007.pdf)

## خرید چیک کلیرنگ / نفٹ سے موصولہ کثیر فریقی خالص بیچز کی چکائی

پہلے اسٹیٹ بینکوں میں بینکوں کے چکائی کھاتے (جنہیں جاری کھاتے بھی کہا جاتا ہے) 16 مقامات پر ایس بی پی بی ایس سی کی خدمات کو استعمال کرتے ہوئے باہم چکائیے جاتے تھے۔ نفٹ کی سہولت شروع ہونے کے بعد چکائی کا یہ عمل مؤثر اور خود کار مکینزم میں تبدیل ہو گیا جس میں چیک کی امیج پر مبنی پروسیسنگ کے لیے میکانیک ایک کیریئر ٹری گلفی نیشن (ایم آئی سی آر) ریڈر سارٹرو وغیرہ جیسے آلات استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے چیکوں کی ٹریکیشن<sup>8</sup> ممکن ہو گئی جس میں چیکوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یوں کلیرنگ کے لیے درکار بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ تاہم کلیرنگ کا عمل ابھی تک مرکزی اور مستحکم نہ تھا جو آر ٹی جی ایس کی موثر کارکردگی کے لیے ضروری ہے کیونکہ اس سے بینکوں کی چکائی کی بروقت تکمیل یقینی ہو جائے گی۔ چنانچہ 2007ء میں<sup>9</sup> نفٹ کی کلیرنگ کارروائیوں میں مرکزیت پیدا کی گئی ہے اور اب ملک گیر سطح پر کثیر فریقی چکائی کی جاتی ہے۔

<sup>8</sup> چیک ڈیکلشن چیک کلیرنگ کا ایک طریقہ ہے جس میں چیک الیکٹرانک یا امیج کی نقل میں ادا کنندہ بینک کو پیش کیے جاتے ہیں جس سے چیکوں کی طبعی نقل و حرکت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس عمل سے بین الاقوامی کلیرنگ کے وقت میں نمایاں کمی ہو گئی ہے۔

<sup>9</sup> ایس بی پی سرکل نمبر RTGS/248/65-2007، مورخہ 24 جولائی 2007ء۔

جدول 8.4: پوزم میں چکنائی کی قیمت ترکیبی (کل میں حصہ)			
فیصد			
سودوں کی قدر		سودوں کا حجم	
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء
49.7	42.4	18.1	19.4
34.3	40.8	64.3	62.5
16.0	16.8	17.6	18.1
ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، بینک دولت پاکستان			

نئے انتظامات کے تحت ایس بی پی کی ہر شاخ پر انفرادی خالص رقم کی بجائے نفٹ کے کراچی دفتر کو اجازت دی گئی کہ وہ تمام نفٹ خود کار مراکز (20 مقامی دفاتر اور کراچی دفتر) سے اعداد و شمار جمع اور یکجا کرے اور ایس بی پی ایس سی کراچی کو ملٹی لیٹرل میٹ سیٹلمنٹ پیجر (ایم این ایس بی) کی شکل میں حتمی چکنائی کے لیے ملک گیر خالص پوزیشن فراہم کرے۔ آر ٹی جی ایس کی ابتدا ہوئی تو ان کلیئرنگ پیجر کی چکنائی اس نظام کو منتقل

کردی گئی۔ اس وقت پوزم تین کلیئرنگ پیجر (نارل، انٹرسٹی اور سیم ڈے) اور ایک ریٹرن پیج (سیم ڈے ریٹرنز) کی چکنائی کرتا ہے۔ ان کلیئرنگ پیجر کو وقتاً فوقتاً اسٹیٹ بینک کے مقرر کردہ وقت کے اندر پوزیشن کیا جاتا ہے<sup>10</sup> اور شرکا کے لیے لازمی ہوتا ہے کہ پوزیشن کے دوران پوزم کے عملی قواعد کے پابند رہیں۔ مقررہ وقت کے اندر کلیئرنگ کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ خالص ڈیٹ بیٹ بیلنس اور ناکافی فنڈ رکھنے والے شرکا فوری طور پر رقم حاصل کریں۔ رقوم کی عدم دستیابی کی صورت میں وہ خود کار سیالیت امروز (آئی ایل ایف) کی سہولت بھی حاصل کر سکتے ہیں (اس پوزیشن 8.2.2 میں بحث کی گئی ہے)۔ چنانچہ کلیئرنگ آئی ایل ایف کے لیے قطار میں موجود بلند ترین ترجیح کو دی جاتی ہے۔

م 10ء کے دوران 116 کھرب روپے مالیت کے 51,736 کلیئرنگ سودے چکائے گئے جو م 09ء کی نسبت حجم میں 20.8 فیصد اور مالیت میں 11.4 فیصد زیادہ تھے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوردہ چیک کلیئرنگ پوزم میں چکائے گئے سودے کے بیس فیصد سے کم ہے (جدول 8.4)۔

#### رقوم کی بین الینک منتقلی

رقوم کی بین الینک منتقلی کی ہدایات اسٹیٹ بینک کے علاوہ شرکا بھی دے سکتے ہیں اور اگر ادا کنندہ کے کھاتے میں ناکافی بیلنس ہو تو سودے اپنی مقررہ ترجیحی سطح کی مناسبت سے، جس کا ذکر اوپر کیا گیا، قطار میں لگا دیے جاتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ ادائیگی کی ہدایات پر ان کی ترجیحی سطح کے مطابق عمل ہوتا ہے لیکن کسی مخصوص ترجیح میں سودے ”فیو“ (فرسٹ ان فرسٹ آؤٹ) کی بنیاد چکائے جاتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے ساتھ ہونے والے سودوں کو اہم سمجھا جاتا ہے اور کوئی بھی شریک جس کی اسٹیٹ بینک کو رقم کی منتقلی کی مقررہ وقت کے اندر چکنائی نہیں ہوتی سزا پا سکتا ہے۔

م 10ء کے دوران اس نظام نے آئی ایف ٹی کے تحت 249.8 کھرب روپے کے سودے چکائے جو م 09ء میں چکنائی گئی رقم سے 1.67 فیصد کم ہے۔ تاہم چکائے گئے سودوں کا حجم 27.8 فیصد بڑھ گیا اور م 09ء کے 147,646 سودوں کے مقابلے میں م 10ء کے دوران 188,706 سودے چکائے گئے۔ اس طرح آئی ایف ٹی کے تحت فی سودا اوسط مالیت م 10ء میں 132 ملین روپے تھی جو پچھلے سال کے 172 ملین روپے سے کم ہے۔ حجم کے لحاظ سے پوزم میں چکائے جانے والے سودوں کا اہم ترین جز آئی ایف ٹی ہیں۔ م 10ء میں تمام سودوں میں سے 64.2 فیصد آئی ایف ٹی ہیں (جدول 8.4)۔ لین دین کی قدر کی ایک حد مقرر کردی جائے تو ان سودوں کے حجم پر اثر پڑے گا۔

#### حکومتی تمسکات کے سودے

پوزم کو چلانے کے قواعد کے تحت شرکا پر لازم ہے کہ اسٹیٹ بینک ایک ڈپازٹری (ڈپو) کھاتہ رکھیں جو عملی وجوہ کی بنا پر مزید دوزمروں میں بانٹا جاتا ہے۔ اول، ”اپنا کھاتہ“ جو خود شرکا کی ملکیت میں موجود تمسکات کی چکنائی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دوم، ”سرمایہ کاری جز دان تمسکات“ (آئی پی ایس) کھاتہ جو ان کے گاہکوں کے نمائندے کی حیثیت سے تمسکات رکھنے اور منتقل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس طرح پوزم کے شرکا اپنے طور پر بھی تمسکات کے لین دین کر سکتے ہیں اور اپنے گاہکوں کی طرف سے بھی۔ مزید برآں یہ کھاتے اسٹیٹ بینک کے ساتھ تمسکات کے لین دین کے لیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں چنانچہ یہ نظام اسٹیٹ بینک کے منڈی کے سودوں نیز حکومتی تمسکات کی نیلامیوں میں بھی مدد دیتا ہے۔<sup>11</sup>

<sup>10</sup> اس وقت کلیئرنگ کے لیے معمول کے اوقات صبح 9 سے ساڑھے 9 بجے، بین الشہر کلیئرنگ کے اوقات پونے گیارہ بجے، سو اگیارہ بجے، اسی دن کلیئرنگ 12 سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر اور ریٹرن پیج کے اوقات ڈھائی سے تین بجے سہ پہر ہیں۔ ماخذ: ایس بی پی سرکلر PSD-RTGS No. 185/82(7)-2009 مورخہ 18 ستمبر 2009ء۔

<sup>11</sup> تمسکات کی چکنائی کی ایپلی کیشن ڈپو ایکس میں حکومتی تمسکات کی نیلامی کے لیے ایک آکشن پلگ ان شامل ہے۔

مزید برآں یہ نظام ڈیوری بمقابلہ ادائیگی<sup>12</sup> کی بنیاد پر بھی لین دین کر سکتا ہے اور ڈیوری بمقابلہ فری<sup>13</sup> کی بنیاد پر بھی۔ دونوں صورتوں میں اس سے تمسکات کا لین دین کا غیر ہم آہنگ چکٹائی خطرہ کم ہوتا ہے کیونکہ لین دین دونوں طرف سے بیک وقت ہوتا ہے۔

تمسکات کے سودوں کی قدر نظام میں لی دی جانے والی رقم کا سب سے بڑا جز ہے اور پرزہ میں اب تک چکٹائی گئی رقم کا تقریباً نصف اسی ماکہ ہے۔ تاہم حجم کی بنیاد پر یہ سودے مجموعی لین دین کا صرف بیس فیصد ہیں۔ م س 10 کے دوران اس نظام سے 53,202 تمسکاتی سودوں کی مددیں 326 کھرب روپے چکٹائے گئے۔ اس کا اوسط 68 کروڑ روپے فی سودا بنتا ہے۔

#### این سی سی سی ایل کے لیے رقوم کی چکٹائی کی سہولت

جیسا کہ باکس 8.1 میں بیان کیا گیا این سی سی ایل کارپوریٹ تمسکات سودوں کی چکٹائی کا ذمہ دار ہے۔ وہ (خالص بنیادوں پر) حتیٰ پوزیشنیں (تمسکات کے لیے) سی ڈی سی کے گاہکوں کو اور (نقد کے لیے) چکٹائی کرنے والے بینکوں کو بھیجتا ہے۔ چکٹائی کرنے والے بینکوں کے ذریعے رقوم کی یہ حتیٰ چکٹائی، جس میں فاضل بیلنس والے ارکان کے کھاتے کرڈٹ کیے جاتے ہیں اور منفی بیلنس والے ارکان کے کھاتے ڈیبٹ کیے جاتے ہیں، 30 جون م س 10ء سے اس نظام کو منتقل کر دی گئی<sup>14</sup> اور اب پرزہ شرکا کے توسط سے انجام پاتی ہے۔

#### 8.2.2 سیالیت کا انتظام اور آرٹھی جی ایس رپرزم

دنیا بھر میں آرٹھی جی ایس عمومی طور پر ایک بڑا ادائیگی قدر کا نظام ہے جس کے ذریعے بڑے پیمانے پر اور اہم سودے انجام پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، چکٹائے جانے والے سودے غیر ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ ایک بینک کی ادائیگی دوسرے کی وصولی بن جاتی ہے اور اس طرح ایک بینک سیالیت کا جو باؤ محسوس کرتا ہے وہ نظام میں موجود دوسرے بینکوں پر لگاتار اثرات ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اگرچہ آرٹھی جی ایس میں قطار کا مکینزم بڑی حد تک اس مسئلے سے نمٹ سکتا ہے لیکن نظام پھر بھی اس وقت مسدودیت کا شکار ہو سکتا ہے جب ادائیگی کی ہدایات بعض بینکوں میں رقوم کی کمی کے اثرات کی بنا پر جمع ہوتی چلی جائیں۔

##### باکس 8.4: قرضہ امروزی سہولتوں کی قسمیں اور پاکستان

دنیا کے مختلف مرکزی بینکوں میں سیالیت امروزی فراہمی کی شرائط مختلف ہیں۔ عام طور پر قرضہ امروزی کے پالیسی آلات کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (i) سوئزر لینڈ اور جاپان میں مقداری حدود، (ii) جرمنی، نیدرلینڈز، سویڈن، فرانس اور برطانیہ میں ضمانتی قرضہ اور (iii) فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک کا نرخ پر مبنی قرضہ۔

بعض ممالک میں ان تینوں کو ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ قرضہ امروزی سہولت کی کون سی قسم استعمال کی جائے اس کا انحصار ملک کے مالی شعبے کی ساخت، مرکزی بینکوں کے خطرہ سیالیت کے انتظام، دستیاب ٹیکنالوجی اور ضمانت کی لاگت پر ہوتا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، محدود بینکوں سے حکومت کی بلند قرض گیری کی شکل میں مالی منڈیوں کی حالیہ صورتحال اور اس کے نتیجے میں اہل حکومتی تمسکات کی شکل میں ضمانت کی بلند تر دستیابی سے قرضہ امروزی پالیسی میں مدد ملی ہے اور اسٹیت بینک 100 فیصد ضمانت کے عوض مفت اور غیر محدود قرضہ امروزی فراہم کر رہا ہے (تفصیلات کے لیے دیکھئے لکشن 8.2.2)۔

فرانٹن اور اسٹیم (1998ء)، اور آئی ایم ایف (1998ء)

ان مسدودیوں سے بچنے کے لیے دنیا بھر کے مرکزی بینک عموماً شریک بینکوں کو سیالیت امروزی کی سہولت فراہم کرتے ہیں (باکس 8.4)۔

واضح سیالیت امروزی قرضے کی فراہمی اس بنیاد پر بھی ہے کہ دن کے دوران ادائیگی کی چکٹائی کے لیے اضافی ذخائر سے بینکوں کی موقع لاگت بڑھ سکتی ہے اور وہ فوری طور پر سودے چکٹانے کے حوالے سے ہیکلچا ہٹ کا شکار ہو سکتے ہیں اور اس کی بجائے آنے والی رقوم کا انتظار کرنے کو ترجیح دے سکتے ہیں۔<sup>15</sup> ایسی صورتحال آرٹھی جی ایس کے موزوں ترین استعمال کو متاثر کر سکتی ہے اور اس سے نظام میں مسدودیتیں بھی بڑھ سکتی ہیں۔

بینک عام طور پر اپنی دن کے دوران کی ضروریات بین البینک منڈی سے پوری کرتے ہیں اور آخری حل کے طور پر مرکزی بینک سے رجوع کرتے ہیں۔ تاہم اگر دن کے دوران کے قرضے یعنی قرضہ ہائے امروزی روز نہ چکٹائے جائیں اور شبینہ منڈی میں منتقل ہو جائیں تو شبینہ شرح سود متاثر ہو سکتی ہے جس سے مرکزی بینک کے زری پالیسی کے اقدام کا اثر کم ہو سکتا ہے۔ یہ منتقلی قرضہ ہائے امروزی کے لیے بین البینک منڈی کی لین دین میں ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے کیونکہ مرکزی بینکوں کے پاس اسی دن بینکوں کے درمیان قرضوں کی چکٹائی کو یقینی بنانے کے لیے بین البینک منڈی پر پورا کنٹرول نہیں ہوتا۔ تاہم مرکزی بینک چاہیں تو ایسے سودے مکمل طور پر روک سکتے ہیں۔

<sup>12</sup> اسے بی آئی ایس، بی پی ایس ایس 2003ء نے تبادلہ قدر کے چکٹائی نظام کا وہ مکینزم قرار دیا ہے جو اس امر کو یقینی بناتا ہے کہ ایک اثاثے کی حتیٰ منتقلی صرف اس صورت میں ہو کہ دوسرے اثاثے کی حتیٰ منتقلی بھی ہو۔

<sup>13</sup> تمسکات کے بیک وقت تبادلے کے لیے کیونکہ اس میں نقد کا لین دین نہیں ہوتا۔

<sup>14</sup> چونکہ یہ سہولت حال ہی میں متعارف کی گئی ہے اس لیے اس چکٹائی کے اس زمرے کے لیے اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

<sup>15</sup> فرانٹن اور اسٹیم (1998ء)۔

تحقیق<sup>16</sup> سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسان شرائط پر قرضہ ہائے امروز کے لیے مرکزی بینک کی سہولتیں اس مقصد کو پورا کر سکتی ہیں۔ اس کے لیے وہ بینکوں کو دن کے دوران مرکزی بینک سے قرض حاصل کرنے کی ترغیب دے سکتی ہیں۔ چنانچہ تجویز کیا جاتا ہے کہ مرکزی بینک کو کسی لاگت کے بغیر ضروری سیالیت فراہم کرنے کے لیے بازار امروز میں مداخلت کرنی چاہیے لیکن ساتھ ہی اس امر کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ آئی ایل ایف شبینہ قرضے میں تبدیل نہ ہو۔ شبینہ قرضے سے اسی دن کی چھٹائی بروئے کار لا کر نمٹا جاسکتا ہے۔ مزید یہ کہ قرضے کی مکمل ضمانت فراہم کرنے سے یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ شرکا اس سہولت کو کم سے کم استعمال کریں اور اپنا سیالیت کا انتظام بہتر بنائیں۔

#### مرکزی بینک کا قرضہ امروز اور بازار کی سیالیت

یہ کہا گیا ہے کہ دن کے دوران کی رقم کی سہولت متعارف کرانے سے نظام میں سیالیت بڑھ سکتی ہے کیونکہ اس سے مرکزی بینک میں بینکوں کے رکھے ہوئے ذخائر کے منافع میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آرٹی جی ایس پر یہ تنقید کی گئی ہے کہ اس میں قرضہ ہائے امروز کی سہولت کے استعمال کی بنا پر منڈی کی سیالیت کے مضمرات پر غور نہیں کیا جاتا۔ بہر حال، اگرچہ قرضہ امروز کی سہولت آرٹی جی ایس متعارف کرانے کے لیے لازمی نہیں تاہم شرکا اپنے چھٹائی کھاتے (مرکزی بینک میں) کے چیک جاری کر سکتے ہیں چاہے ان کے پاس ان کھاتوں میں کافی بیلنس بھی موجود نہ ہو۔ لہذا وہ صریحاً سیالیت کا مطالبہ کیے بغیر مرکزی بینک سے دن کے دوران اپنے چھٹائی کھاتے سے اوور ڈرا کر سکتے ہیں۔<sup>17</sup> اس کا مطلب یہ ہوا کہ بینکوں کو کسی حد یا ضمانت کے بغیر خفی انداز میں سیالیت امروز کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ نتیجتاً صریح قرضہ امروز سے پورا عمل درست ہو جائے گا اور اس سے آرٹی جی ایس کے وظائف بہتر طور پر انجام پائیں گے۔ اس طریقہ کار پر ملکی شعبہ بینکاری میں بھی پرزم کے ذریعے بروقت چھٹائی سے پہلے عمل کیا جاتا تھا۔

#### اسٹیٹ بینک کی سیالیت امروز کی سہولت

عمومی طور پر ادائیگی کے نظام کی سرگرمیاں منڈی کی سیالیت کی ضرورت سے منسلک ہیں جو آرٹی جی ایس کے متعارف ہونے سے شدید تر ہو جاتی ہے (جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا)۔ مالی شعبے کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنے زری موقف کے مطابق بین الینک منڈی میں سیالیت کی پوزیشن کا فعال بندوبست کرتا ہے اور ساتھ ہی حکومت کی قرض گیری کی ضروریات کا بھی انتظام کرتا ہے جو مرکزی بینک یا جدولی بینکوں سے پوری ہوتی ہیں۔ ان متضاد اہداف کے اکثر دور رس نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ چنانچہ سیالیت کی بلند تر ضرورت آرٹی جی ایس پرزم کی ایک بیرونی خاصیت کی حیثیت سے مسئلے کی شدت میں اضافہ کر سکتی ہے اور زری سختی کا دور ہو تو سنگینی اور بھی بڑھ سکتی ہے۔ لیکن سیالیت کی اچھی طرح تشکیل دی گئی سہولت جس میں منڈی کی سیالیت کے لیے کم سے کم مضمرات ہوں نیز زری پالیسی نے پرزم کی اس بیرونی خاصیت کو قابو میں رکھا ہوا ہے۔

ادائیگی کی نگرانی، ضابطہ کاری اور عملدرآمد کے علاوہ اسٹیٹ بینک مکمل ضمانتی بنیادوں پر بینکوں کو غیر محدود قرضہ امروز کی سہولت بلا قیمت دیتا ہے۔<sup>18</sup> اس سہولت کو سیالیت امروز کی سہولت یا آئی ایل ایف کہتے ہیں اور یہ اس طرح تشکیل دی گئی ہے کہ اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کے نفاذ پر اس کے کوئی بالواسطہ اثرات نہ ہوں۔ چونکہ آئی ایل ایف کے لیے ضمانت کے بندوبست کی بنا پر کمرشل بینکوں کو اسی دن اسٹیٹ بینک سے مکرر خریداری کا معاہدہ کرنا ہوتا ہے اس لیے محمولہ قرضہ شبینہ منڈی میں نہیں جاتیں۔ عملی سطح پر اسٹیٹ بینک اسی دن کی بنیاد پر بائی بیک انجام دینے پر خاص زور دیتا ہے اور اس وقت بائی بیک اسٹیٹ بینک کی جانب سے ”فیو“ کی بنیاد پر کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ آئی ایل ایف کسی خاص کے دوران بھی بہت تھوڑے وقت کے لیے فراہم کی جاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کوئی مسدودیت پیدا نہ ہو اور منڈی میں سیالیت کی پوزیشن متاثر نہ ہو۔ اب تک تمام سودے اسی دن کی بنیاد پر انجام پائے ہیں اور شبینہ قرضے کی جانب سے کوئی رقم نہیں گئی۔ پرزم میں یہ سہولت بھی ہے کہ اگر کوئی آئی ایل ایف سودا چھٹیا نہ جاسکے (مکرر خریداری نہ ہو سکے) تو دن کے آخر میں تمسکات کی بائی بیک از خود انجام پا جاتی ہے بشرطیکہ شریک کے چھٹائی کھاتے میں کافی رقم موجود ہو۔ ناکافی فنڈ کی صورت میں اسٹیٹ بینک شرکا پر جرمانہ عائد کر سکتا ہے بلکہ تمسکات کو ضمانت کے طور پر بھی رکھ سکتا ہے۔

ضامنی مقاصد کے لیے اہل تمسکات ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز ہیں۔ مزید برآں یہ سہولت صرف مفت تمسکات<sup>19</sup> کے عوض فراہم کی جاتی ہے اور اسٹیٹ بینک تمسکات کو بطور ضمانت رکھنے سے پہلے ان کی توثیق کرتا ہے۔ یہ سہولت تین قسم کی کارروائیوں کے لیے ہے، یعنی:

16 ڈیل اور روی، 1996ء اور وین ہوس (1990ء)۔

17 وے سکے (2007ء)۔

18 رقوم امروز کی سہولت مع فیڈرل ریزرو بینک استعمال کر رہا ہے۔ جیسا کہ وین ہوس (1990ء) نے کہا، رقوم امروز کے صریح یا مخفی قیمن نرخ کی سہولت 24 گھنٹے یا طویل تر عرصے کی شرح سود کے اتار چڑھاؤ کو متاثر کر سکتی ہے، جو مرکزی بینک کے زری پالیسی موقف کی مخالف سمت میں جاسکتی ہے۔

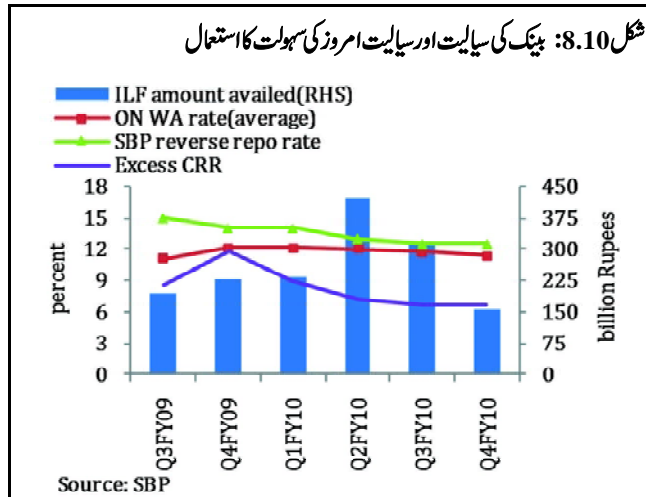
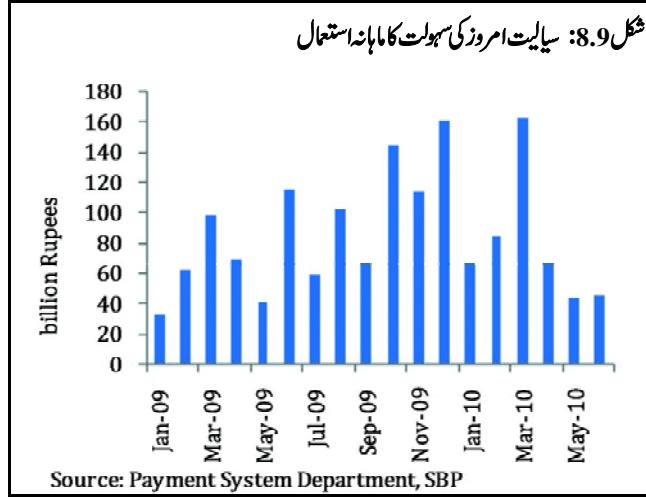
19 فی الوقت شرکا بطور ضمانت رکھی جانے والی تمسکات کی تفصیلات دیتے ہیں پھر ان کی متعلقہ شریک کے ڈیپو کھاتے کو دیکھ کر تصدیق کی جاتی ہے۔ آئندہ تمسکات کی مطلوبہ آئی ایل ایف رقم سے مطابقت نیز تمسکات کی تصدیق اس سسٹم میں خود کار طریقے سے ہوگی۔

☆ کلیئرنگ (اسے آئی ایل ایف کی تقاریر میں اولین ترجیح حاصل ہوتی ہے)۔

☆ بین البینک سودے جن میں تمسکات کا لین دین ہوتا ہے۔

☆ حکومتی تمسکات کی نیلامیوں کی تکمیل، معاد، بازار زر کے ادخالات اور بٹہ گری۔

آئی ایل ایف کی درخواست خود شرکا کی طرف سے کی جاتی ہے اور وہ بطور ضمانت رکھی جانے والی تمسکات کی تفصیلات بھی فراہم کرتے ہیں جن کی ”سیکورٹیز“ ماڈیول سے توثیق ہوتی ہے۔ کامیابی سے توثیق ہونے کے بعد سسٹم ان تمسکات کو بلاک کر دیتا ہے اور سودے کا نقد لین دین انجام پاتا ہے۔ فی الوقت بطور ضمانت رکھی جانے والی تمسکات کی نامیہ قدر کو تقسیم کیے جانے والے قرضے کی رقم کے طور پر لیا جا رہا ہے لیکن سسٹم میں یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ تمسکات کی اصل قدر ”ہیئر کٹ“<sup>20</sup> لاگو کرے۔ توقع ہے کہ ہیئر کٹ کا استعمال جلد ہی شروع ہو جائے گا جس سے منڈی کے خطرے میں کمی ہوگی۔ یہ سہولت حاصل کرنے والے شرکا کو قرضے کی اصلی تقسیم کردہ رقم (ضمانت کی قدر نہیں) لوٹانی ہوگی اور اس طرح قرضہ بدستور مفت رہے گا۔ سودے میں نقد لین دین کے مرحلے کی تکمیل کے بعد شرکا کو کریڈٹ کی تصدیق موصول ہوتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کو ڈیبٹ کی تصدیق موصول ہوتی ہے۔ جب تمسکات ماڈیول کے اندر اسٹیٹ بینک کے آئی ایل ایف کھاتے میں تمسکات منتقل ہو جاتی ہیں تو لین دین مکمل ہو جاتا ہے۔ اس سودے کے باقی بیک کو ویلیو ڈیٹ (اسی دن) کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ شکل 8.9 میں جنوری 2009ء میں اس سہولت کے آغاز کے بعد سے آئی ایل ایف کے ماہانہ استعمال کا خلاصہ دیا گیا ہے۔



8.2.3 سیالیت امروز کے اہم ذرائع: پالیسی اقدامات کا کردار

آئی ایل ایف کے استعمال میں منڈی کی سیالیت کے مسائل ظاہر ہونے کا امکان ہے جیسا کہ شکل 8.10 سے واضح ہوتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس 10ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں آئی ایل ایف کے استعمال سے مذکورہ مدت کے دوران منڈی کی سیالیت کی پوزیشن تناؤ کا شکار تھی خاص طور پر بینکاری شعبے خالص بیرونی اثاثوں کے ساتھ نجی شعبے کے قرضے کی طلب میں اضافے، اجناسی کارروائی کے لیے قرضوں کی کم واپسی اور پی ایس ایز کو قرضوں کی فراہمی سے ان سہ ماہیوں کے دوران سیالیت پر دباؤ بڑھ گیا۔ امانتوں میں بہتری کے باوجود بینکوں کی سیالیت بالعموم تناؤ کا شکار رہی جیسا کہ اسٹیٹ بینک میں بینکوں کے اضافی نقد

ذخائر کی کمتر سطح نیز شینیزرخوں سے عیاں ہے جو ایس بی پی معکوس رپورٹ کے قریب رہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے منڈی میں مداخلت کی اور مرس 10ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں بالترتیب 1596.4 ارب روپے اور 1141.1 ارب روپے کا ادخال کیا۔ یہ تناؤ گزشتہ سہ ماہیوں کے مقابلے میں ٹی بلز کے ذریعے حکومتی قرض گیری کم ہونے کے باوجود پیدا ہوا۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی سیالیت کا تناؤ سیالیت امروز کے انتظام پر بہر حال اثر انداز ہوا جس کے نتیجے میں آئی ایل ایف کا استعمال زیادہ کیا گیا۔

<sup>20</sup> پی آئی ایس سی پی ایس ایس 2003ء کے مطابق ہیئر کٹ سے مراد ہے ”کسی تمسک کی بازاری قیمت اور اس کی ضمانتی قدر کے درمیان فرق۔ ہیئر کٹ قرض پر رقم دینے والا اپنے تحفظ کے لیے لیتا ہے تاکہ ضمانت کی بازاری قیمت میں کمی کی وجہ سے اس کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو کیا جاسکے۔“



جیسا کہ سیکشن 8.2.1 میں کہا گیا، حکومتی تمسکاتی چلتا نیاں پرزم کے ذریعے چکتائے جانے والے سودوں کا اہم ترین جز ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ حکومتی تمسکات کے سودوں میں بین الہینک سودوں سے کہیں زیادہ سیالیت ہوتی ہے جس سے ان سودوں کی اہمیت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان سودوں میں اضافے کے ساتھ سسٹم کی سیالیت کی ضروریات یقیناً تبدیل ہوں گی اور اگر بینکاری شعبہ پہلے ہی سیالیت کے دباؤ کا شکار ہے تو کچھ دباؤ آئی ایل ایف کے استعمال میں بھی دیکھے جانے کی توقع ہے۔ پس اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات نیز سیالیت امروز کے دباؤ کی شکل میں حکومتی تمسکات کی نیلامیوں کے پرزم کی کارکردگی پر ممکنہ بیرونی اثرات ہو سکتے ہیں۔

مزید برآں یہ مظہر سسٹم کے قطاری بندوبست کے تناظر میں بھی دیکھا گیا ہے۔ عموماً اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں نیز حکومتی نیلامیوں کی تکمیل میعاد کے ساتھ نسبتاً زیادہ تعداد میں قطار بندی مشاہدے میں آئی ہے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ نیلامیوں اور بازار زر کی تکمیل میعاد کے ہفتہ وار چکتائیوں کے ایام پر بھیڑ بھاڑ کے وقت قطاروں کی تعداد عام دنوں سے 50 سے 70 فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ سسٹم پر اس دباؤ کے باوجود آئی ایل ایف کے ذریعے سیالیت امروز کا بندوبست کرنے سے پچھلے دو برسوں کے دوران پرزم کی کارکردگی ہموار رہی ہے۔

#### 8.2.4 مستقبل کے امکانات

پرزم دو سال سے زائد عرصے سے چل رہا ہے اور متنوع قسم کے سودے اس کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ آئندہ مندرجہ ذیل پہلوؤں کے نفاذ سے سسٹم کی استعداد مزید بہتر ہو جائے گی۔

☆ خود کار ریپو آئی ایل ایف آپریشن: مستقبل میں سسٹم میں آئی ایل ایف کی درخواستیں از خود متعارف ہوں گی جس کے تحت پرزم (سیالیت کے پیمانوں کو استعمال کر کے) مشکل میں گرفتار شرکاء کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے آئی ایل ایف کی درخواستیں خود پیدا کرے گا۔ سسٹم نہ صرف سیالیت کی درخواستیں پیدا کرے گا بلکہ بطور ضمانت رکھی جانے والی تمسکات بھی خود بخود سیالیت کی ضرورت سے ہم آہنگ ہو جائیں گی۔

☆ خود کار آئی ایل ایف بائی بیک آپریشن: اسی طرح بائی بیک آئی ایل ایف کارروائیاں بھی دن کے دوران مقررہ وقت پر خود بخود ہوں گی اور آئی ایل ایف کا لین دین معکوس ہو جائے گا۔

☆ آئی ایل ایف آپریشنز کی ڈسکاؤنٹ و نڈو آپریشنز میں تبدیلی: سسٹم میں یہ سہولت بھی موجود ہے کہ شرکاء آئی ایل ایف کو ڈسکاؤنٹ و نڈو میں تبدیلی کرنے کی درخواست کر سکتے ہیں لیکن یہ پہلو پرزم میں فعال نہیں۔

☆ ہیزرٹ کا اطلاق: جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا آئی ایل ایف فراہم کرتے ہوئے تمسکات کی نامیہ قدر پر ہیزرٹ کا اطلاق منڈی کا خطرہ کم کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ پہلو جلد متعارف کرایا جائے گا اور یہ بھی خود کار ہوگا (سسٹم مقررہ ہیزرٹ لاگو کرے گا، مثلاً 5 فیصد اور بقیہ رقم کو بطور قرضہ تقسیم کر دے گا)۔

☆ کراس بارڈر سینیٹلمنٹ: پرزم مینسج کا ڈھانچہ سوئٹف سے مطابقت رکھتا ہے چنانچہ پرزم کو ضرورت پڑنے پر کراس بارڈر سینیٹلمنٹ سسٹم سے مربوط کیا جاسکتا ہے۔

#### 8.3 ماحصل

کچھل چند ہائیوں میں ادائیگیوں کے نظاموں میں بے پناہ ترقی ہوئی ہے۔ چکتائی کے طریقے بے حد نفیس ہو گئے ہیں اور روایتی کاغذی طریقے سے بہت آگے نکل آئے ہیں۔ جدید فی ترقی نے برقی ادائیگی کے وثیقہ جات کو جنم دیا ہے۔ پاکستان میں برقی بینکاری نے ایک اہم سنگ میل عبور کیا ہے اور ملک میں خوردہ ادائیگی کو منقلب کر دیا ہے۔ 2008ء میں پرزم کا آغاز بڑی مالیت کی ادائیگی کے طریقوں کو مرکز میں اور مشینی بنانا اگلا ضروری قدم تھا جس کے نتیجے میں بین الہینک لین دین کے لیے چیکوں کی کلیرنگ کے روایتی عمل پر انحصار کم سے کم ہو گیا ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران نظام ادائیگی کی سرگرمیوں میں تیزی کا سلسلہ جاری رہا اور خوردہ اور بڑی مالیت کے سودوں میں بے پناہ نمودار ہوئی۔

#### حوالہ جات

بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ کمیٹی آن پے منٹ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم (2001ء)، ”Core principles for systematically important systems“، جنوری 2009ء۔

بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ کمیٹی آن پے منٹ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم (2003ء)، ”A Glossary of terms used in Payment and Settlement Systems“، مارچ 2003ء۔

بیچ، ایم ایل اور ہوچن، بی (2007ء)، ”Technology Diffusion within Central Banking: The Case of Real-Time Gross Settlement“، فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک اسٹاف کی رپورٹ نمبر 260۔

ڈیل، ایس اور روسی، ایم (1996ء)، ”A Market for Intra-day Funds: Does it have implications for Monetary Policy?“، بینک آف انگلینڈ ورکنگ پیپرز نمبر 46۔

فرنان، سی ایچ اور اسٹیم، جے (1998ء)، ”Analyzing Alternative Intra-day Credit Policies in Real-Time Gross Settlement Systems“، جرنل آف منی، کریڈٹ اینڈ بینکنگ، جلد 30، نمبر 4، ص 832-848۔

آئی ایم ایف (1998ء)، ادائیگی کے نظام، زرعی پالیسی اور مرکزی بینک کا کردار، آئی ایم ایف پبلی کیشن سروسز، واشنگٹن ڈی سی۔

پرز م کے عملی قواعد جو [www.sbp.org.pk/rtps/PRISM-OprRules.pdf](http://www.sbp.org.pk/rtps/PRISM-OprRules.pdf) پر دستیاب ہیں۔

وان ہوس، ڈی (1990ء)، ”Bank Behaviour, Interest Rate Determination and Monetary Policy in a Financial System with an Intraday Federal Funds Market“، جرنل آف بینکنگ اینڈ فنانس جلد 15، ص 343-365۔

وچے سنکھے ڈی ایس (2007ء)، ”Intra-day Liquidity Facility. Does it have an impact on Monetary Policy?“، بینک آف سری لنکا اسٹاف اسٹڈیز جلد 37، نمبر 1 اور 2، 2007ء، ص 1-17۔

عالمی بینک گروپ (2008ء)، ”Payment Systems Worldwide: A Snapshot (Outcomes of the Global Payment Systems Survey 2008)“